فتاوے عزیزی کامل

حضرت مولانا

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

ایچ ایم سعید کمپنی

ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی

مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الخ

مبوّب بطرز جدید

فتاویٰ عزیزی کامل

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدّث دہلویؒ

باہتمام

حاجی محمّد زکی عفی عنہ

ناشر

سعید ایچ ایم کمپنی
ادب منزل
پاکستان چوک کراچی

نام کتاب ـــــ فتاویٰ عزیزی

جلد ـــــ

ناشر ـــــ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

ضخامت ـــــ ۶۳۲ صفحات

کتابت ـــــ حافظ گلزار احمد

تعداد ـــــ ایک ہزار

پریس ـــــ ایجوکیشنل پریس کراچی

سن طبع ـــــ سنہ ۱۳۸۷ھ

طبع جدید ـــــ ۱۴۰۸ھ

ملنے کا پتہ

ایچ ایم سعید کمپنی

ادب منزل پاکستان چوک کراچی

منافقین کو اجنبی اونٹوں کے ہنکانے کی طرح ۔ فرمایا راست گو نے جن کو اللہ تعالےٰ نے راست گو فرمایا۔ یعنی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ البتہ وہ نامراد رہا جس نے افترا کیا۔"

سوال: الخلافۃ بَعْدِیْ ثلاثون سَنَۃ الخ کی تشریح فرمائیے۔

جواب: صاحب تحفہ نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا ہے:۔

بدان کہ اَسْعَدَکَ اللہُ فِی الدَّارَیْن کہ ہمگی مدت خلافت حضرت سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ والہٖ وسلم سی سال است بموجب منطوق حدیث صحیح۔ الخلافۃ بعدی ثلاثون سنۃ الخ یعنی جان تو نیک بخت کرے تجھ کو اللہ تعالےٰ دونوں جہان میں کہ حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خلافت کا کل زمانہ تیس برس تھا۔ اس حدیث سے صراحتہً ثابت ہے کہ الخلافۃ بعدی ثلاثون سَنَۃً۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت میرے بعد تیس برس تک رہے گی۔"

یہ ترجمہ صاحب تحفہ کے کلام مذکور کا ہے۔ خلافت کے گذرنے کے دو طریقے متصور ہوتے ہیں:۔

۱۔ اول یہ کہ کمال کے زمانہ میں خود بخود دفعتہً خلافت کا زمانہ منقضی ہو جائے۔

۲۔ اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ خلافت کے قوی کا تساقط اور اس کی بنیاد کا اضمحلال بتدریج ظاہر ہو اور اجل طبعی کے طور پر منقضی ہوتا ہے۔ خلافت کا انقضا اسی اخیر طریقے سے وقوع میں آیا۔ اس واسطے کہ اللہ تعالےٰ کی جو عادت جاری ہے اس کی بناء پر محال ہے کہ خالص خیر سے دفعتاً خالص شر کی طرف انتقال ہو۔ چنانچہ قاعدہ اشرف و انتقال بامکان احسن میں جو کہ عقول فعالہ کی جانب سے ہوتا ہے مایہ ہیولائے عناصر کو قرار دیا ہے جب متعین ہوا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خلافت راشدہ کا انقضا اسی اخیر طریقہ سے وقوع میں آیا تو ضرور ہوا کہ خلافت میں اسنان اربعہ کا تحقق ہو۔ اور یہی سبب ہے کہ خلفا کے لئے چار کا عدد متعین ہوا۔ تو اول سن صبا کا زمانہ ہے کہ حرارت اور رطوبت اس سن میں کامل طور پر وافر موجود رہتی ہے۔ اور جس قدر عضو تحلیل ہوتا ہے۔ اس سے زائد اس کا بدل پیدا ہوتا ہے تو اس وجہ سے اس سن میں نشو و نما علانیہ طور پر معلوم ہوتا ہے۔

یہی حالت خلیفہ اول کی ہوئی کہ صرف دو سال اور چند مہینہ میں تمام جزیرۂ عرب آپ کی وجہ سے مرتدین کے لوث سے پاک ہو گیا اور اسلام کا نشو و نما عراق اور شام میں ظاہر ہوا۔ اس کے بعد اس وقت تک کہ خلیفہ ثانی کی خلافت کا زمانہ ختم ہوا۔ اسلام کی قوت کامل طور پر تھی۔ اور حکام کا نفاذ اور امن نہایت عمدہ طور پر تھا۔ اور خلائق کی رفاہیت بخوبی ہوتی تھی۔ وہ زمانہ خلافت کے شباب کا زمانہ تھا۔ پھر اس کے بعد خلیفہ ثالث کے زمانہ میں انحطاط خفی شروع ہوا اور خفیہ انحطاط اسلام کے قوی میں ہونے لگا۔ اسلام کے اعضاء رئیسہ کے مزاج میں جو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج اور اقارب تھے۔ باہم اختلاف وقوع میں آیا اور

متعارض احکام جاری ہوئے اور ہر واقعہ میں امت کے بعض اعضائے رئیسہ معطل ہوئے۔ یہاں تک کہ خلیفہ وقت نے جو جسم انسانی میں قلب کی حیثیت تھی اور جن کی ذات گویا کہ اسلام کی حرارت عزیزی تھی۔ امت کے بدن سے تدبیر کا ہاتھ کھینچ لیا اور مفارقت اختیار کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اسی امر کی طرف اس قول میں بھی اشارہ ہے کہ امام یافعی اور دیگر اہل تواریخ نے لکھا ہے کہ خلیفہ اول کی خلافت میں ابتدا میں کدورت تھی۔ اور آخر میں نہایت صفائی حاصل ہوئی اور خلیفہ ثانی کی خلافت میں خالص صفائی تھی اور خلیفہ ثالث کی خلافت میں ابتدا میں صفائی تھی اور آخر میں کدورت ظاہر ہوئی اور خلیفہ رابع کی خلافت کا کل زمانہ کدورت میں گذرا۔ یہ مضمون امام یافعی رح اور دیگر اہل تواریخ کے قول کا ہے۔

مفتاح میں اس چار کے عدد کی تخصیص کی وجہ یہ مذکور ہے کہ عالم لاہوت سے لے کر عالم لاسوت تک یہی عدد ساری اور جاری ہے۔ کیونکہ کمالات الٰہیہ کے اصول چار ہیں۔ ابداع اور خلق اور تدبیر اور تجلی۔ اسم مبارک اللہ کا کہ اسم ذات ہے۔ چار حروف سے مرکب ہے۔ طریق مستقیم کہ اہدنا الصراط المستقیم میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ چار قسم پر منقسم ہے۔ شریعت۔ طریقت، حقیقت، معرفت

اور اکثر اسماء حسنیٰ چار حروف سے مرکب ہیں۔ مثلاً قادر، کریم، رحمٰن اور رحیم اور مثلاً باعتبار خط کے قہار اور جبار اور رزاق چار حروف سے مرکب ہے۔ صفات الٰہیہ سے جس پر سب جماعت کا اجماع ہے اور اس پر دلائل سمعیہ قائم ہیں۔ چار صفتیں ہیں۔ حیات، علم، قدرت اور ارادت عالم ملکوت میں اصول ملائکہ چار ہیں جبرئیل میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام۔ جو کتابیں کہ نازل ہوئیں۔ وہ بھی چار ہیں۔ توراۃ، زبور، انجیل اور فرقان کعبہ شریف کے بھی چار رکن ہیں۔ ہر جسم چار عنصر سے مرکب ہے۔ فلک کے اوتاد اربعہ پر احکام نجوم کا دارومدار ہے وجود انسانی کی بنا چار اخلاط پر ہے۔ جہات کہ مقصود بالحرکۃ ہیں وہ بھی چار ہیں۔ مشرق، مغرب، جنوب اور شمال اور وجود انسانی کی ترقیات کے مراتب بھی چار ہیں۔ طفلی، جوانی، کہولت اور شیخوخت اور ہر سال میں چار فصلیں ہوتی ہیں۔ ربیع، خریف۔ صیف اور شتا۔ اور ہر مہینہ میں ہر دن چار مرتبہ دورہ کرتا ہے مثلاً ہر مہینہ میں چار جمعہ ہوتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس ہر دن ہر مہینہ میں چار مرتبہ ہوتا ہے۔ اصول شریعت بھی چار ہیں کتاب سنت، اجماع اور قیاس۔ اور نکاح میں چار عورتیں جمع کرنا جائز ہے وفات کی عدت چار مہینے دس دن ہیں۔ فقط۔

بندۂ ضعیف عبدالعزیز عفی عنہ کہتا ہے کہ فقیر کا مذہب اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے اور جو لوگ اہل سنت والجماعت کے مخالف ہوں خواہ کفار ہوں خواہ اسلام کا کلمہ پڑھتے ہوں۔ مثلاً روافض اور خوارج اور نواصب وغیرہ جو مخالفین اہل سنت والجماعت سے ہیں۔ فقیر اُن سب فرقہ کو باطل جانتا ہے اور ہزار دل سے ان سب فرقہ سے بے زار ہے لیکن اہل سنت والجماعت کے جو مذاہب مختلفہ ہیں۔ جیسے اشعریہ ماتریدیہ کہ ان کے عقائد میں باہم اختلاف ہے۔ جیسے حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کہ ان میں مسائل فقہیہ میں باہم اختلاف

ہے۔ جیسے قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کہ ان میں سلوک میں باہم اختلاف ہے تو فقیر جانتا ہے کہ یہ فرقے برحق ہیں۔ اور فقیر کا ہرگز یہ مذہب نہیں کہ ایک فرقہ کو دوسرے فرقہ پر اس طرح ترجیح دے۔ کہ اس سے گمان ہو کہ دوسرا فرقہ خطا پر ہے۔ یا دوسرے فرقہ کے حق میں تضلیل اور تفسیق ہو۔ سب کو کتاب وسنت کا تابع جانتا ہے اور ان میں جو باہم اختلاف ہے تو فقیر جانتا ہے کہ فی الواقع یہ اختلاف کتاب وسنت کے سمجھنے میں ہے۔ ہر مجتہد مصیب ہے اور اللہ تعالیٰ حق ثابت کرتا ہے اور ہدایت کرتا ہے اور اس وجہ سے عند الطلب ہر ایک کے مذہب اور مشرب کے دلائل اور شواہد ذکر کرتا ہے۔ جاہلوں کو گمان ہوتا ہے۔ کہ یہ عقیدہ میں مداہنت کی وجہ سے عمل میں آتا ہے اور فی الواقع ایسے امور اختلافیہ میں فقیر کے نزدیک یہی ارجح اور اسلم ثابت ہوا۔ اور کفار اور بدعتی سے ہر ایک کے مذہب کے مقابلہ میں تعصب رکھنا عین ثواب ہے۔ واللہ اعلم وعلمہٗ اتم واحکم

محدثین وفقہاء اور مفسرین اور صوفیہ اور علمائے ظاہر کے باہمی اختلاف کے بارے میں بھی فقیر کا یہی عقیدہ ہے کہ یہ سب فرقے عمل نیک پر ہیں۔ کتاب وسنت کے صرف سمجھنے میں ان میں باہم اختلاف ہے اور اس وجہ سے یہ سب فرقے معذور اور ماجور ہیں۔ فقیر زبان حال وقال سے کہتا ہے:۔

اِذَا رَضِیْتُ عَنِّیْ کِرَامُ عَشِیْرَتِیْ فَلَازَالَ غَضْبَانَ عَلَیَّ لِئَامُهَا

یعنی جب میری طرز بود، بزرگوں کو پسندیدگی ہے۔ تو ظاہر ہے کہ ہمیشہ غصہ میں رہیں گے مجھ پر اشخاص لعین بدکار

سوال : طاہر قمی کی حکایت برہان شاہ کے ساتھ کہ طاہر قمی کا برہان شاہ سے کہنا کہ امامیہ مذہب اختیار کرو۔ تو یہ مذہب ائمہ اثنا عشر اختیار کرنے سے تمہارے لڑکے کو شفا ہو جائے گی۔ پھر برہان شاہ کا خواب میں جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ تمہارے لڑکے نے شفا پائی۔ طاہر کے قول پر عمل کرو۔ تاریخ فرشتہ سے نقل فرمایا تھا۔ اور اس جواب کی توجیہہ کے لئے ہر مذہب اہل سنت والجماعت نے استدعا کی۔ کہ آپ اپنے خیال کا اظہار فرمائیں۔

جواب اول : مہربان من ! یہ سوال واشکال چند مرتبہ فقیر کے سامنے پیش ہوا۔ اور جواب میں اس کے چند تحریرات ہوئیں کہ اب وہ فقیر کو نہ یاد ہے اور نہ اس کی نقل فقیر کے پاس ہے لیکن اب جو مضمون لکھا جاتا ہے۔ یہ اشکال حل کرنے کے لئے کافی ہے بلکہ اس سے چند طرح کے مشہور اشکال دفع ہو جاتے ہیں۔ اور پہلے ایک مقدمہ بطور تمہید کے لکھا جاتا ہے وہ ذہن میں محفوظ رکھنا چاہیئے اس کے بعد اشکال حل کرنے کے لئے متوجہ ہونا چاہیئے وہ مقدمہ یہ ہے کہ:۔

اسباب علم ہم لوگوں کے نزدیک تین ہیں۔ ۱۔ حواس سلیمہ ۲۔ خبر صادق ۳ اور عقل۔ اور ہم لوگوں کے نزدیک الہام اسباب علم سے نہیں کہ اس سے صداقت کسی چیز کی ثابت ہو۔ ایسا ہی عقائد نسفیہ میں اور اس کی شرح میں ہے:۔